مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ آج ۱۶ ر فروری بعد از نماز ظہر تبدیل آب و ہوا کے لئے مع اہل وعیال پھیرو چیچی تشریف لے جارہے ہیں۔ حضور نے امیر مقامی جماعت قادیان مولانا شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔ اور تاکید کی کہ کابل سے جو ہمارا مقابلہ ہے اس میں ابتہال اللیل سے کام لیں۔ بعد دعا ہمیں دعائیں کریں کہ انکو ہدایت ہو اور احمدیت ترقی کرے (۲) سید انعام اللہ شاہ صاحب ولایت کے لئے رخصت ہو گئے (۳) چودھری ظفر اللہ خان صاحب لاہور سے بابو نبی بخش صاحب فیروز پور سے چودھری بشیر احمد صاحب بابو سردار احمد صاحب بابو مولا بخش صاحب لائلپور سے شیخ رحیم بخش صاحب امرتسر سے آئے (۴) ۱۴ فروری مقدمہ محمد احمد ایان کی گورداسپور میں تاریخ تھی چار گواہان استغاثہ گذرے۔ آئندہ گواہوں کے لئے ۱۷ مارچ تاریخ مقرر ہوئی ہے (۵) رات سے جھکڑ چل رہا ہے (۱۶ فروری) (۶) مولوی جلال الدین صاحب شمس قصور سے واپس تشریف لے آئے (۷) سیٹھ ابو بکر صاحب آف جدہ مع اہل قادیان میں ہی تشریف رکھتے ہیں

نظم

خونابہ باری مژگان وفا بر شہیدان سنگ جفا

مرحبا صد مرحبا اے ہر دو مردان وفا
وہ چہ خوش آوردہ اید ایں ارمغان دلفروز
لالہ بیزی خوب شد در سرزمینِ سنگلاخ
صد حسینے از گریبان مسیحائے زمان
اے پرستار بُتِ تہجہ بیا اینجا ببیں
چند تا خواہی شکست اے شاہ از سنگ جفا
مذہب اسلام را بدنام کردن خوب نیست
زندہ باشید اے جوانان سعادت سند ما
اے خوشا وقتیکہ آئیں ہم نماز شوق را

یک چمن خندید ز انفاس شما جانِ وفا
تا قیامت مفتخر باشند اخوانِ وفا
منظرِ دلکش پدید آمد بہ بستانِ وفا
رجز خوان و نعرہ زن آمد بہ میدانِ وفا
ما بنا کردیم در پنجاب ایوانِ وفا
صد ہزاراں لعل ما پنہاں است در کانِ وفا
حکم لا اکراہ ثابت شد ز قرآنِ وفا
مشرق و مغرب نظر آید ثنا خوانِ وفا
از پئے جاناں ادا سازد بارکانِ وفا

بردر

حضرت امام کا پیغام پریس کے نام

مندرجہ ذیل پیغام بذریعہ تار حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے حوالہ کیا (جو اخبارات کو بھیجا گیا)

مولوی نعمت اللہ صاحب کی سنگساری کا زخم ابھی مندمل نہیں ہوا تھا۔ کہ کابل گورنمنٹ نے دو اور احمدی تاجروں کو صرف احمدیت کی وجہ سے ۱۰ فروری کو سنگسار کر دیا ہے یہ خلاف انسانیت فعل جس کا کابل میں بار بار اعادہ کیا جا رہا ہے۔ ضرور کوئی عظیم الشان نتیجہ پیدا کر کے چھوڑیگا میں کابل کی گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس کا یہ فعل ہم کو سچائی سے پھیر نہیں سکتا۔ ظلم نے کبھی سنجیدگی اور ایمان پر فتح نہیں پائی۔ اور نہ اب وہ فتح پائیگا۔ ہر ایک سچا احمدی سچائی کے قیام اور ضمیر کی آزادی کی بحالی کے لئے اپنی جان دینے کے لئے تیار ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ میری جماعت میں سے ایک شخص بھی حریت ضمیر کی خاطر اپنی جان دینے سے دریغ کریگا۔ کابل گورنمنٹ بے شک ایک ایک کر کے سب احمدیوں کو سنگسار کر دے۔ مگر وہ دیکھیگی۔ کہ اس کا یہ فعل احمدیت کی اشاعت کا اور زیادہ موجب ہو گا۔ ایسے یہ افعال مجھے ڈراتے نہیں۔ بلکہ خوش کرتے ہیں۔ کیونکہ گو جو لوگ مارے جا رہے ہیں۔ وہ میرے رُوحانی بیٹے ہیں۔ اور ان کی موت مجھے جسمانی بیٹوں کی موت سے بہت زیادہ صدمہ پہنچاتی ہے۔ مگر پھر بھی میرا دل فخر سے بھر جاتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ بانی سلسلہ کی قوت قدسیہ نے کس طرح ایمان کو ان لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ اور کس طرح دنیا کو خیالات کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے یہ لوگ اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارا بھی اور ساری مہذب دُنیا کا فرض ہے۔ کہ وہ اس احسان کے بدلہ میں جو کابل کے احمدی شہداء نے بنی نوع انسان پر حریت ضمیر کے قائم رکھنے کے لئے ایسی ظالمانہ موت قبول کر کے کیا ہے۔ انکی اس جان بازی پر صدائے تحسین اور ان کے قاتلوں کے خلاف صدائے نفرین بلند کرے۔ میں ہرگز ہرگز گورنمنٹ کابل یا وہاں کے متعصب ملانوں کے خلاف کینہ نہیں رکھتا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ خود ان کو اس روحانی اندھے پن سے بچانے کے لئے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ ان کو یہ محسوس کرایا جائے۔ کہ ہر ایک شریف انسان ان کے اس فعل کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اس سے بہت شدت سے متاثر ہے۔ پس میں آپ کے اخبار کے ذریعہ سے تمام ان لوگوں سے جو دُنیا میں امن کے خواہاں ہیں۔ اور انسانی اخلاق کی درستی کے متمنی ہیں۔ اور حریت ضمیر کی قدر کرتے ہیں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ کابل گورنمنٹ کے اس خلاف انسانیت فعل کے خلاف ہر ممکن طریق سے صدائے احتجاج بلند کریں اور حریت ضمیر کو جو صدیوں کی جانباز کوششوں کے بعد دُنیا کو حاصل ہوئی تھی۔ پاؤں کے نیچے مسلے جانے سے بچائیں۔

احمدیان قادیان کی پروٹسٹ میٹنگ

مندرجہ ذیل ریزولیوشن مرکزی جماعت احمدیہ قادیان نے ایک بھاری جلسہ میں باتفاق رائے پاس کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دیگر جماعتہائے احمدیہ بھی اس مضمون کے ریزولیوشن پاس کر کے بذریعہ ڈاک اخبارات و گورنمنٹ اور حکومت کابل کو بھیجیں گی۔

(۱) ہم احمدیان قادیان اس خبر کو سنکر کہ حکومت افغانستان نے پھر دو احمدیوں کو صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے سنگسار کر دیا ہے۔ نہایت متاسف ہوئے ہیں۔ اور حکومت افغانستان کے اس ظالمانہ و سفاکانہ فعل پر اظہار ملامت کرتے ہیں کیونکہ یہ اسلام کے سخت خلاف ہے۔ اور شریعت اسلام کو بدنام کرنے والا فعل شنیعہ ہے۔ حکومت افغانستان احمدیت کی روز افزوں ترقی کو ایسی سفیہانہ حرکات سے ہرگز نہیں روک سکتی۔ وہ ہر ایک احمدی کو اس شاہراہ صداقت پر ثابت قدم پائیگی۔

(۲) یہ ریزولیوشن تمام اخبارات اور گورنمنٹ ہندو گورنمنٹ افغانستان کو بذریعہ تار بھیجا جائے۔

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱-۱۲ اپریل کو ہوگا

امسال مجلس مشاورۃ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگی۔ احباب ۱۰ تاریخ کو بروز جمعہ قادیان تشریف لے آویں۔ ۱۱ کی صبح ۹ بجے مشاورۃ کی کارروائی شروع ہوگی۔ احباب ۱۰ کی شام تک ضرور پہنچ جائیں۔ اور جو تجاویز پیش کرنی ہوں۔ وہ ۱۵ مارچ تک بھیجدیں۔

نصر اللہ خان۔ ناظر اعلیٰ قادیان

ایک لاکھ والی تحریک

یہ تحریک ناظر بیت المال صاحب نے الگ چھپوا کر بھی احباب کو بھیجدی ہے امید ہے احباب پوری کوشش سے کام لینگے۔ اور چندہ عام پر اثر نہ پڑنے دینگے۔ قادیان میں خصوصیات والی فہرست حسب ذیل ہے۔

قابل نوٹ رقوم،

شیخ نور الدین صاحب سوداگر۔ قادیان ۱۰۰

چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش (پہلا وعدہ دو سو کا تین سو بدل دیا ہے۔ اور پچاس روپے اپنی اہلیہ کی طرف سے) کل ۳۵۰

سیٹھ ابوبکر جمال یوسف صاحب (یکصد) ۱۰۰

حیثیت سے بڑھ کر دینے والے

احمد نور الدین صاحب جادی گھڑی

غلام مصطفٰے صاحب طالب علم "

حاجی محمد صاحب ساڑی عہ نقد ادا کر

حافظ احمد اللہ خان صاحب محلہ دار الضعفاء عـ۵ــر

یکمشت نقد دینے والے،

عبد الرحیم صاحب ورق ساز ۔ عـ۵ــر

سردار مصباح الدین احمد صاحب ۔ یک ماہ

مولوی عطا محمد صاحب کلرک ناظر اعلیٰ یک ماہ

اعلان ضروری

مکینیکل ٹرانسپورٹ کمپنی ۲۲ چک لالہ میں ریزرو موٹر ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ جنہیں سال کے اندر گھر بیٹھے سات روپیہ ماہوار تنخواہ ملا کریگی۔ اور جس وقت وہ کام پر ایک یا دو ماہ کے لئے بلائے جائینگے۔ تو پوری تنخواہ ملیگی۔

فوراً درخواستیں بنام کمانڈنگ افسر ایم۔ ٹی۔ کمپنی ۲۲ چک لالہ لکھ کر ہمارے پاس بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی اپنے پورے پتے سے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ہم بھی کامیابی کے لئے کوشش کریں۔ احمدی احباب بہت جلد توجہ کریں۔ اور درخواستوں کے ساتھ جماعت کے سکرٹری کی تصدیق چال چلن وغیرہ ہونا ضروری ہے تاخیر میں امید کامیابی نہیں رہتی۔ والسلام۔ ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ

پشاور میں تجارت کا موقعہ

بعض احباب نے خواہش کی تھی کہ اگر پشاور میں انکو کسی موزوں موقع پر دکان مل سکے تو تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ انجمن احمدیہ پشاور کے سابقہ مکان بالاخانہ واقعہ جہانگیر پورہ بازار داروگراں کے نیچے دو کانات کرایہ کیواسطے خالی ہو سکتی ہیں۔ اگر کوئی احمدی دوست خواہاں ہو تو جناب میرزا عبد الرحیم صاحب احمدی کے ذریعہ مسجد احمدیہ پشاور خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ پلیخ دو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ فروری ۱۹۲۵ء

۸۵ لاکھ خرچ کا نتیجہ تنسیخ خلافت

خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت اسکی رحیمیت ہے۔ کہ وہ انسانوں کی سچی محنتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی محنتوں کا ان کو ضرور بدلہ دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار بیج بوئیگا۔ تو زمین کھیت اگائیگی۔ اور پھر کھیت پھل لائیگا۔ ایک شخص محنت کرکے کھانا تیار کریگا۔ تو وہ تیار ہو جائے گا۔ اور کھانے سے اس کا پیٹ بھر جائیگا۔ کنوئیں سے پانی نکالیگا۔ اور پئیگا۔ تو وہ ضرور سیر ہو جائیگا۔ اس کی پیاس بجھ جائیگی اس لحاظ سے اسکی رحیمیت عام ہے۔ ہر فرد خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کا ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحیمیت سے نفع حاصل کرتا ہے لیکن ایک رحیمیت اس کی خاص ہوتی ہے۔ جس سے صرف اس کے پاک اور مقرب بندے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اسکے ماتحت مومنین کی حقیر محنت بھی وہم وگمان سے بڑھکر نیک نتائج پیدا کرتی ہے لیکن ان کے مقابلہ پر دوسروں کی جان توڑ کوششیں اور کثرت اسباب اور وسائل ان کو کچھ نفع نہیں پہنچاتے اور آئے دن پہلے سے زیادہ وہ ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ پر ہم نظر ڈالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مومنین کو حکم دیتا ہے۔ اعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل کہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے تم بھی حسب استطاعت تیاری کرو ان کے ٹڈی دل لشکر اور کثرت ساز وسامان انکو کچھ نفع نہیں دینگے۔ اور ان کی سب محنت اکارت چلی جائیگی۔ اور بڑی حسرت کے ساتھ تمہاری قلیل تعداد اور قلیل سامانوں کے مقابلہ میں ناکام اور نامراد ہو جائینگے۔ جیسا کہ سورہ انفال میں فرماتا ہے۔ ان الذين كفروا ينفقون اموالهم ليصدوا عن سبيل الله فسينفقونها ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون۔ کہ جو کفار مومنین کے منشاء اور مقصد کے خلاف اپنے اموال کو خرچ کرتے۔ اور اس طرح راہ خدا سے روکتے ہیں۔ ان کا خرچ کرنا ان کے لئے حسرت کا موجب ہوگا۔ اور بالآخر کامیاب ہونے کی بجائے وہ مغلوب اور خوار ہو جائینگے اس مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے صرف مومنین کا ساتھ دیا۔ اور مخالف اپنی محنت کا کچھ نتیجہ نہ پا سکے۔

اسوقت جبکہ خدا تعالیٰ نے حسب وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کو ضرورت زمانہ اور وسعت ملکی کی وجہ سے ترقی دیکر اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا۔ اور اسکو تکمیل اشاعت کے لئے نبوۃ کا رنگ بخشا۔ جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں تکمیل شریعت اور ہدایت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے اعلےٰ مقام پر کھڑا کیا۔ تو پھر اہل دنیا ع

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

کے مصداق ہو گئے۔ اس خلیفہ برحق کے سامنے خلافت ترکیہ کو لا کھڑا کیا۔ اور اس طرح عوام الناس کو غلط فہمی میں ڈالکر نور نبوت سے محروم کرنا چاہا۔ جس کے جواب میں اس چودہویں صدی کے بدر اور خلیفہ کامل نے علی الاعلان یہ کہا کہ خدا کی قائم کردہ خلافت کے مقابلہ میں انسانوں کی قائم کردہ خلافت ہرگز قائم نہیں رہ سکتی۔ بھی خدا کی خلافت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ ہم نے اس خلافت اور پھر اس خلافت کے حامیوں کا تو انجام دیکھ لیا۔ اور باقی حکومتوں کے انجام کا دن بھی بعید نہیں خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اور اپنے وقت پر اس کے وعدے ضرور پورے ہو کر رہینگے۔ ہم جس وقت اپنے مسلمان بھائیوں کی کوششوں کو دیکھتے ہیں۔ اور خلافت ترکیہ کے لئے ان کی حواس باختگی اور سرگردانی کو دیکھتے ہیں۔ اور پھر ان مصائب اور اخراجات پر ہم نظر ڈالتے ہیں جن کا انکو اس کٹھن راستہ میں متحمل ہونا پڑا۔ تو ہمارے افسوس کی بھی کوئی حد نہیں رہتی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے لئے یہ سب کچھ کیا کرایا کس قدر حسرت کا موجب ہوا ہوگا۔ اور پھر ناکامی اس کے علاوہ۔ مسلمانوں کی مالی حالت پہلے ہی ناگفتہ بہ ہے۔ غیر اقوام کے مقابلہ میں ان کی حیثیت شاہ وگدا کی حیثیت کا حکم رکھتی ہے اس پر مسلمانوں کے لاکھوں روپے کا دریا برد ہو جانا کچھ کم قابل افسوس امر نہیں۔

ان اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

"مجلس مرکزیہ خلافت ہند کا یہ گوشوارہ جو یکم جنوری ۱۹۲۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۲۴ء تک مرتب کیا گیا ہے۔

اس گوشوارہ کی رو سے گذشتہ پانچ سال میں اٹھاسی لاکھ انیس ہزار روپیہ کل داخل کی میزان ہے جس میں سے ایک لاکھ بیس ہزار کے قریب وہ رقوم ہیں جن کا اندراج محض طریقہ حساب داری کے اقتضاء سے ہوا ہے۔ لہذا ان نام نہاد رقوم کو داخل کے اعداد وشمار سے خارج کر دیا جائے۔ تو آمدنی کی کل رقم اٹھاون لاکھ روپیہ ہوگی۔

رقوم مصارف کی تفصیل جو گوشوارہ سے ظاہر ہوتی ہے سوا چھبیس لاکھ روپیہ کے قریب ترکوں کو روانہ کیا گیا سیٹھ چھوٹانی سے وصول شدہ لکڑی۔ لوہا اور مشینری جو سوا سولہ لاکھ کے عوض میں لی ہے۔ عنقریب روانہ کردی جائیگی۔ اسکی روانگی کے بعد گویا ساڑھے بیالیس لاکھ روپیہ مجلس مرکزی کی طرف سے روانہ ہو چکیگا۔

باقی پندرہ لاکھ روپے کے اخراجات گوشوارہ میں دکھلائے گئے ہیں۔

(۱) ان پانچ سال میں تقریباً پینتالیس ہزار روپیہ ان رکن کارکنان خلافت کے اہل وعیال کی اعانت میں صرف ہوا۔ جو تحریک خلافت کے سلسلے میں اسیر رہے۔

(۲) تقریباً تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ قومی تعلیم پر صرف ہوا جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڑھ۔ اور دیگر مدارس پر جو پنجاب بنگال۔ مدراس۔ گجرات اور صوبہ متحدہ میں جاری ہیں۔

(۳) تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ان وفود پر صرف ہوا۔ جو وفد انگلستان ودیگر ممالک یورپ میں مسئلہ خلافت کے سلسلہ میں روانہ کئے گئے۔

(۴) پچیس ہزار روپے کے قریب چار سال میں سالانہ خلافت کانفرنس کے لئے پیشگی دیا گیا۔

(۵) تقریباً سات ہزار روپیہ ان تحقیقاتی کمیٹیوں پر صرف ہوا

(۶) تقریباً تین لاکھ تیس ہزار روپیہ گذشتہ پانچ سال میں تبلیغ واشاعت وسفر خرچ میں صرف ہوا۔

(۷) ایک لاکھ پینتیس ہزار روپیہ اس عرصہ میں صوبہ اور ضلع کی ماتحت مجالس خلافت کو بصورت امداد دیا گیا۔

(۸) دو لاکھ روپے کے قریب پانچ برس میں اخبار خلافت اردو روزانہ اور خلافت بلیٹین قومی اخبارات کی اعانت اور خریداری حصص پر صرف ہوا۔

(۹) قریباً سات ہزار روپیہ رضاکاروں کی تنظیم پر خرچ ہوا۔

(۱۰) مسئلہ خلافت کے متعلق بعض اکابر ومستند مصنفین کی تصانیف وخطبات کی طباعت پر کل رقم پچپن ہزار صرف ہوئی۔

(۱۱) مجلس مرکزیہ کے مصارف گذشتہ پانچ سال میں دو لاکھ سینتیس ہزار روپیہ ہیں۔

(۱۲) مختلف متفرق اخراجات تقریباً چھپن ہزار ہوئے غرض گوشوارے کی رو سے ساڑھے پندرہ لاکھ کی رقم مجلس مرکزیہ نے اندرون ملک میں مختلف اغراض کے لئے صرف کی۔ اور تقریباً ساڑھے ۴۲ لاکھ روپیہ

ترکی کو روانہ کیا۔ جن کی مجموعی تعداد اٹھارہ لاکھ ہوتی ہے"۔

اور اس سے بڑھکر قابل افسوسناک امر ہمارے مسلمان بھائیوں کی غلط روی ہے۔ کیونکہ باوجود ہماری ہمدردانہ نصیحت اور متنبہ کرنے کے بھی انہوں نے کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اور اپنا اور اپنی غریب قوم کا ناقابل تلافی نقصان کیا۔ اور اہل ہند کو اور بھی نظروں سے گرا دیا۔ اے خدا تو اب مسلمانوں کی اور ان کے لیڈروں کی آنکھیں کھول۔ تا وہ اپنے نفع اور نقصان کو سمجھیں۔ اور ان کی کامیابی کے لئے تیرے فرستادہ نے جو کچھ انکو بتلایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو کچھ ان کے لئے ہدایات بتلائی ہیں۔ ان کی طرف ان کی توجہ کو پھیر تا نحوست اور ناکامی ان کا دامن چھوڑے۔ اور وہ سیدھی راہ پاکر جلد سے جلد کامیابی کا منہ دیکھیں۔

اے کاش! ان کی ناکامیاں ہی ان کو اس طرف متوجہ کریں۔ ہم قلیل تعداد میں ہیں۔ اور پھر غریب ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کی رحیمیت خاص ہمارے شامل حال رہی۔ اور دن دوگنی اور رات چوگنی ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ اور مشرق و مغرب شمال و جنوب ہماری جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ حالانکہ ہمارا خرچ جو اس عرصہ میں ہوا۔ ان کے خرچ کے مقابلہ میں کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ مگر ہم خدا کے فضل سے روز بروز اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور وہ آئے دن ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔ اے خدا جلد وہ دن لا۔ کہ جو درد ان کے لئے ہم اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں بھی وہ درد پیدا ہو۔ اور جس طرح ہم ان کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائی تصور کرکے ان کی بے لوث ہمدردی رکھتے ہیں اسی طرح وہ بھی ہم کو اپنا بھائی سمجھیں۔ اور ہمارے ساتھ شامل ہو کر وہ بھی رحیمیت خاص سے وافر حصہ پائیں۔ اور خلیفۂ وقت کی شان پہچان کر اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شامل ہوں۔ اور اس آئے دن کی کشمکش سے نجات پائیں۔ جو ان کو پریشان کر رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ ایسے مخمصے میں گرفتار ہو رہے ہیں۔ کہ نجات کی کوئی سبیل انہیں نظر نہیں آتی۔ اے کاش! ہمارے بھائی اتنا سمجھ لیں۔ کہ خلیفہ وہ نہیں ہوتا۔ جسے علم موسیقی و مصوری میں دسترس کامل حاصل ہو۔ بلکہ خلیفہ تو وہ جو حضرت نبی کریم کے کمالات کا وارث ہو۔ اور جس کو علم القرآن کا کوثر دیا گیا ہو۔ اور جس کے مقابل میں کوئی مذہب باطل نہ ٹھہر سکے۔ اور جس کی رائے زریں مسلمانوں کی دینی دنیوی بہبودی کی ضمانت ہو۔

اخبارات پر سرسری نظر

شیعوں کا قرآن مجید یہی ہے

درنجف سیالکوٹ لکھتا ہے:۔ "شیخ مفید و محقق طوسی علیہما الرحمۃ کی روایات تفسیر صافی میں منقول ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم شیعوں کا اعتقاد قرآن کریم کے بارے میں یوں ہے کہ جو کلام مجید اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ یہی ہے۔ جو دو دفتیوں کے درمیان ہے۔ وہ اس سے زیادہ نہیں۔ جو اس امر کو ہماری طرف منسوب کرے وہ جھوٹا ہے"۔

تو پھر کیا فرماتے ہیں۔ آپ اپنے ان بھائی بندوں کے حق میں جنہوں نے فرمایا۔ جو کچھ فرمایا۔ اور جنہیں نے اسے آپ ہی کتب میں پڑھا۔ غالباً لعنۃ اللہ علی الکاذبین انہی کے لئے لکھا ہے۔ جزاک اللہ۔

شیعہ گل افشانیاں

ہمارے دوست درنجف کی گوہر افشانی ملاحظہ ہو۔ ایک سنی سے خطاب۔

"(۱) اس افظا اغلظ کو شیطان کہو جس سے معمولی شیطان بھاگ جاتا تھا (۲) شرم کرنی چاہیئے تھی۔ ان طلاب دنیا پر جن کی نسبت وارد ہے ؎

سگاں بر جیفۂ دنیا دویدند ؛ علیؑ با نعش پاک مصطفیٰ بُود

(۳) اور شباب اول کی روش چھوڑ۔ جس کی تہذیب پر بھٹیار یاں بھی شرم کھاتی ہیں۔ جن کا مقولہ امصص ببظر اللات ہے! بہر حال ہم نے نہ تو قرآن ہی جلائے۔ جو ہم پر نعش شیطان کا لقب چسپاں ہو سکے۔ نہ بنت رسول کو جلایا۔ رلایا۔ جو ملعون ہوں۔ نہ پیغمبر صلعم کو ستایا۔ جو اخوان الشیاطین بنیں"۔

دشنام کہ در مذہب طاعت باشد۔ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

جیش اسامہ سے تخلف کرنیوالا

درنجف صاحب فرماتے ہیں:۔ "جب لوگوں نے حیلہ حوالہ اور گڑبڑ کرنا شروع کیا۔ تو جناب رسول پاک نے ارشاد فرمایا:۔ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ (شرح مواقف و ملل و النحل شہرستانی جلد اول صفحہ ۴۹) یعنی اس پر لعنت ہے۔ جو لشکر اسامہ کے ساتھ نہ جائے۔ دیکھئے! کیسی محبت تھی کہ تازیانہ لعن کھانا قبول۔ مگر مدینہ سے قدم اٹھانا نامنظور۔ واہ واہ! کیا اتباع احکام خدا و رسول ہے! اجی اس کا نام ہے ثابت قدمی"۔

یہ کس کے حق میں ارشاد ہو رہا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تو جیش اسامہ کے ساتھ روانہ ہو گئے تھے۔ اور وہ تو مدینہ سے باہر چلے گئے؟

شیعہ ثابت قدمی کی تازہ مثال

ایک شیعہ صاحب لکھتے ہیں:۔ "راقم الحروف کا اپنا گاؤں گوڑہ ناجی واقعہ علاقہ پنڈ دادنخان قدیم سے شیعہ ہے۔ چند سال کا ذکر ہے کہ رسم خوشی نوروز بھی موضع مذکور میں شروع ہو گئی ہے۔ کنجنیوں کا ناچ بھی شروع کر دیا۔ ایک درخواست بایں مضمون گذاردی کہ گاؤں سارا شیعہ ہے۔ لہذا یہ بدرسم قانوناً بذریعہ پولیس بند کرائی جائے۔ پولیس چوہا سیدان شاہ آ گئی۔ سب انسپکٹر پولیس نے کثرت رائے دریافت کی۔ مگر افسوس کہ حامیان حق صرف بندہ خود اور دفعدار سید و راجہ کے علاوہ بہت کم آدمی ثابت قدم نکلے۔ آخر کنجر آ گئے۔ پولیس نے سمجھوتہ کرا دیا لیکن بعد گذرنے یوم نوروز کے انہوں نے یقین دلایا کہ ہم کنجر پھر منگائیں گے"۔

شاباش! کنجر ضرور منگوانا۔ بغیر اس کے نوروز کے کیا معنے؟ شیعہ ثابت قدمی پر حرف نہ آنے دینا۔

بائبل کی اشاعت ہندوستان میں

"گذشتہ سال بیان کیا گیا تھا۔ کہ بائبل ہوس بمبئی نے ہندوستان کے اس حصہ کے مشنریوں اور دیگر لوگوں کو ایک لاکھ ۶۱ ہزار ۲۶۳ کتب دی گئی تھیں۔ انہیں سے ۲۹۳۱ بائبل کی کتابیں تھیں۔ ۵۱۰۰ عہد نامے اور ۱۵۳۲۳۲ مختلف حصے تھے۔ ۱۹۲۳ء کے ساتھ مقابلہ کرنے سے سال زیر رپورٹ میں ۲۷ ہزار ۵۶۵ کی بیشی ہوئی ہے اس برانچ کا سال بھر کے لئے کل خرچ ۴۰۰۳۷ روپیہ ہوا ہے۔ آمدن کی مد میں ۱۱۹۳۲ روپیہ کتابوں کی فروخت سے وصول ہوا۔ اور ۱۱۹۱۷ روپیہ چندوں کا آیا۔ خرچ کا باقی روپیہ حسب معمول لنڈن کمیٹی نے دیا ہے"۔

ابھی بائبل میں اور ترمیم و تنسیخ ہوگی

پادری یوٹن نے جو سوسائٹی کے جنرل سکرٹریوں میں سے ہیں۔ کہا۔ جن اصحاب نے نظر ثانی شدہ بائبل دیکھی۔ وہ اس سے متفق ہونگے۔ کہ موجودہ ترجمہ میں پہلے ترجمہ کی بہت بھاری ترقی ہوئی ہے۔ جن اصحاب نے موجودہ نظر ثانی میں حصہ لیا ہے۔ میں خیال نہیں کرتا کہ انمیں سے کوئی بھی یہ کہہ سکے

کہ ترقی بس آخری ہے۔ بلکہ ان میں سے بعض اسوقت کے انتظار میں ہیں۔ جب کہ اس سے بھی زیادہ ترقی کی جاسکے گی۔ لیکن تسلیم کیا جائے گا۔ کہ موجودہ نظر ثانی شدہ ترجمہ میں کمال کی ترقی ہوئی ہے۔

بے شک کیونکہ کئی قابل اعتراض مقامات حذف یا محرف ہیں ؂

خلافت کمیٹیوں کا جدید آئین

مولوی ظفر علی خان صاحب نے بیان کیا۔ موجودہ خلافت کے آئین کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم انگریزوں کے خلاف جنگ کریں یا سازش کریں۔ یا انقلابی پمفلٹ شائع کریں۔ اب ہمارا انگریزوں سے مقابلہ نہیں۔ اب حالت بدل گئی ہے۔ اس سے ہمیں بھی اپنے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اب ہمارا مدرسوں عدالتوں سے بھی تعلق ہوگا۔ لاہور میں ہم اس کام کو ایک مہینے میں ختم کرینگے پھر باہر دیہات میں شروع کیا جائے گا۔ ہم اب سیاسیات میں بہت کم حصہ لیں گے ؂

آنچہ دانا کند۔ کند ناداں۔ لیک بعد از ہزار رسوائی

مصلح آخر زمان کی آمد

لاہور ۸ر فروری یونیورسٹی ہال میں ڈاکٹر دیتی بسنٹ کا لیکچر ہوا۔ لیکچر کا مضمون دنیا کا آنے والا ہادی تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جملہ مذاہب میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی جگت گورو آنے والا ہے۔ ہندو نش کلنک اوتار کے منتظر ہیں۔ مسلمان امام مہدی کے بدھ اور عیسائی بھی اسی خیال کے پیرو ہیں۔ کرشن نے بھی اسی خیال کی تائید کی ہے۔ کرشن کہتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان مختلف راستوں سے میرے پاس آنے کے لئے کوشاں ہیں۔ الغرض دنیا کے تمام مذاہب ہمارے اس عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ کہ کوئی جگت گورو آنے والا ہے۔ مصر۔ یونان اور یورپ بھی آنے والے جگت گورو کے متعلق انہی خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ کرشن بھگوان بدھ اور حضرت مسیح اسی قسم کے جگت گورو تھے۔ دنیا پر اب کئی قسم کی نسلیں تیار ہو رہی ہیں۔ تمام دنیا میں مقابلہ کی لہر تیز ہے۔ ہندوستان میں بھی مختلف جماعتوں میں جد و جہد پائی جاتی ہے۔ اب ہر ایک انسان کے اندر اخوت اور مساوات کا جذبہ موجزن ہے یہی تبدیلی سارے جہان میں آرہی ہے۔ اس لئے خدا بنی نوع انسان پر فضل کرکے ضرور کسی جگت گورو کو بھیجیں گے۔ جو اپنی معجزانہ طاقت سے تمام غلطیوں کی اصلاح کرے گا۔ اور اور اسے چین دنیا میں امن کا وعظ کرکے امن قائم کریگا۔

اے کاش لوگوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ دیکھ لیں کہ جگت گورو مصلح آخر زمان ان کے گھروں کی دہلیز پر ہے تمام ادیان کا موعود آچکا ہے۔ اور سب قوموں کا آنے والے کی راہ تکنا اور بے تابی سے دیکھنا ثابت کر رہا ہے۔ کہ یہی وقت اس کے آنے کا ہے۔

پڑھی لکھی عورتیں مسلمانوں میں زیادہ ہیں

گاندھی جی مندرجہ ذیل نقشہ دے کر

نام صوبہ	مسلمان فی ہزار	ہندو فی ہزار	نام صوبہ	مسلمان فی ہزار	ہندو فی ہزار
برہما	۸۷	٫۸۶	میسور	۶۲	۱۶
دہلی	۳۱	۲۶	بڑودہ	۴۸	[illegible]
سی پی اور برار	۲۷	۸	حیدرآباد	۳۰	۴
اجمیر ماروڑ	۱۸	۱۶	گوالیار	۲۶	۶
بہار	۹	۱۶	سنٹرل انڈیا	۱۱۹	۴
یو۔پی	۸	۱۶	راجپوتانہ	۹	۳

کہتے ہیں۔ کہ

"مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی۔ کہ مسلمان بہنوں کی تعداد تعلیم کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ یہ بھی خوشی کا باعث ہے۔ کہ پردہ سسٹم نے تعلیم پر کوئی اثر نہیں ڈالا ہے۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ مسلمان بہنیں تعلیم میں ہندو بہنوں سے سبقت لے گئی ہیں ؂

شکر ہے۔ پردہ جہالت کا موجب نہیں سمجھا گیا۔ اور نہ واقعات نے ثابت ہونے دیا ؂

ہندوستان میں ہندو مسلم کی فی صدی تعداد

آج کل فرقہ وار نیابت کے سوال کا اثر دیکھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقشہ کام دیگا

صوبہ	ہندو	مسلم	صوبہ	ہندو	مسلم
ہندوستان تمام	۶۸٫۳۱	۲۱٫۷۴	یو۔پی	۸۴٫۶۴	۱۴٫۲۸
بنگال	۴۳٫۲۷	۵۳٫۹۹	آسام	۵۴٫۳۳	۲۸٫۹۶
بہار اور اڑیسہ	۸۲٫۸۲	۱۰٫۸۵	بلوچستان	۸٫۲۹	۸۷٫۳۱
بمبئی	۷۶٫۵۷	۱۹٫۷۴	برہما	۳٫۶۸	۳٫۸۰
سی پی برار	۸۳٫۵۳	۴٫۰۵	دہلی	۶۴٫۱۷	۲۹٫۰۴
پنجاب	۳۰٫۸۴	۵۵٫۳۳	ممالک متحدہ مغربی و شمالی	۶٫۶۶	۹۱٫۶۲
مدراس	۸۸٫۶۴	۶٫۷۱			

بنگال پنجاب بلوچستان کے علاوہ سب جگہ ہندوؤں کی کثرت ہے۔ باوجود اس کے پھر بھی انہیں شکایت ہے ؂

دیش بھگت ساورکر کا پاکھان مسلمانوں کے حق میں

یہ مسلمان افغانستان بھی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم ہیں ایسے بلوان "اس ذات پات کے امتیاز اور اچھوت پن کی موجودگی میں بھی کوئی بات ایسی نہیں۔ جو ہمیں یہ ڈر دلاسکے کہ ہندو سماج مسلمانوں کی طاقت سے کچل دی جائے گی۔ ہاتھی اگر بیمار بھی ہو جائے۔ یا چوہے نے اسے کاٹ دیا ہو۔ تو بھی ہاتھی ہاتھی ہی ہے۔ مگر اس میں اتنی طاقت ہے۔ کہ اگر چوہوں کی ایک کثیر فوج اس کے پاؤں تلے آجائے تو اس کے اٹھنے بیٹھنے سے وہ سب کے سب میٹھی نیند سو جائیں گے۔ جو بات محمود غزنوی نہ کرسکا۔ وہ محمد علی کیا کرسکیں گے"۔

مرتد کی سزا قتل ہے تو ہندو مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہوگا

ڈاکٹر مونجے نے پونا کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج آٹھ سو سال سے یہ کوشش جاری ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد کرایا جائے۔ مگر اور کسی صوبہ نے بھی مسلمانوں کی خصلت کا اس طرح گہرا مطالعہ نہیں کیا۔ جس طرح کہ مہاراشٹر کے لوگوں نے لاانتہا کوشش کی گئی۔ کہ کسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں میں پریم اور شانتی سے اتحاد کرایا جائے۔ لیکن بالآخر مسلمانوں کی فطرت ٹھیک طور پر اس وقت ظاہر ہوئی۔ جس وقت دہلی میں اتحاد کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس کانفرنس میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ ایک آدمی جس نے ایک مرتبہ اسلام قبول کر لیا ہو۔ اگر وہ پھر مرتد ہو جائے۔ تو وہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو موت کی سزا دی جائے۔ مسلمان برل لیڈروں نے اس سزا کی نہایت فخر اور استقلال سے تائید کی۔ ہمیں اب یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اب ہندوؤں اور مسلمانوں میں پریم اور شانتی سے اتحاد نہیں ہوگا۔

آریوں کے ارادے

پرتاب میں چھپا ہے:۔ قادیان احمدی لوگوں کا گڑھ ہے احمدی لوگوں نے جو کام اپنی مذہب کی اشاعت کا قادیان میں کیا ہے۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ لیکن آریہ سماج کا کام بالکل ڈھیلا ہے۔ حالانکہ آریہ سماج سوامی جی کے وقت میں بنائی گئی تھی ہندوستان میں اس سماج کا چھٹا نمبر ہے۔ پنڈت لیکھرام جی نے اس آریہ سماج کو بنایا۔ اپنے خون سے سینچا۔ پنڈت لیکھرام جی کی کوئی یادگار قادیان میں قائم نہیں کی گئی۔ جب کہ ۱۹۱۸ء میں ہندو لڑکے احمدی سکول میں پڑھتے ہوئے احمدی ہو

حکومت کابل کی ظالمانہ کارروائیوں پر صبر و سکون سے کام لو

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

دو احمدیوں کے کابل میں سنگسار کئے جانے کی خبر جب قادیان میں پہنچی۔ تو احمدیوں نے ایک پروٹسٹ میٹنگ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف لائے۔ اور میٹنگ کی کارروائی ختم ہونے پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

بعد از تشہد فرمایا:۔

یہ بات متواتر تجربات سے ثابت ہو چکی ہے کہ

ظالم کے ظلم کا وبال اسی پر پڑتا ہے

ظالم کے ظلم کا وبال آخر ظالم پر ہی پڑتا ہے۔ آج تک کوئی ایک نظیر بھی ایسی دنیا میں نہیں ملتی۔ کہ کوئی ظالم ظلم کر کے پھر کامیاب ہو گیا ہو۔ ہمیشہ ظالموں نے اپنے ظلم سے صداقت اور راستی کو دنیا سے مٹانا چاہا۔ مگر وہ اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئے۔ اگر کوئی ایک آدھ مثال ایسی ہوتی۔ کہ ظالم ظلم کر کے کامیاب ہوا ہو۔ یا دو تین چار پانچ چھ یا دس بھی ایسی مثالیں ہوتیں۔ تو یہ شک ہو سکتا تھا کہ شاید اس گیارھویں دفعہ ظالم اپنے ظلم میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ شاید اب وہ اپنے ظلم سے اس صداقت اور راستی کے مٹا ڈالنے میں کامیاب ہو جائے۔

ظالم اپنے ظلم میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا

لیکن ہزارہا سال گذر گئے۔ اور انہیں ہزاروں ہی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ہمارے دل میں یہ شک اور شبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ کہ شاید اب کوئی ظالم ظلم کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ اور اس کے ظلم سے صداقت اور راستی دنیا سے مٹ جائے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں آئے۔ گو ان سب کی تاریخ دنیا میں محفوظ نہیں۔ مگر پھر بھی دنیا کے اس حصے [illegible] کی تاریخ اب تک محفوظ ہے۔ اس محفوظ حصے میں بھی کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی۔ کہ ظالم ظلم کر کے پھر خود ہی مٹ نہ گئے ہوں۔ [illegible] صداقت ہمیشہ بلند ہی رہی۔ اسی طرح اب بھی ظالم کا [illegible] ظالم ہی کو اٹھانا پڑیگا۔ اور صداقت ہمیشہ بڑھے گی۔ کسی کا اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں

کسی کو مار ڈالنا یا قتل کر دینا صداقت میں شک اور شبہات کا موجب نہیں بن سکتا۔ اور نہ اس سے ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارا کیا حال اور انجام ہو گا۔

صداقت ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے

صداقت اپنے آپ اپنی جڑ پکڑتی ہے۔ کسی انسان کی مدد کی وہ محتاج نہیں۔ جو اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہونیوالا ہو۔ اسکو اس امر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کوئی چھوٹی یا بڑی طاقت اسکی امداد میں کھڑی ہو۔ مجھے اس بات کا خیال نہیں۔ اور نہ ہمارے دلوں میں اس قسم کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جس کام اور جس صداقت کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ یا وہ لوگ جو احمدی اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہونگے اور صداقت دنیا میں پھیلنے سے رک جائیگی۔

کابل بھی آخر صداقت کا مطیع ہو گا

بلکہ مجھے یہ خیال آتا ہے کہ امیر کی یہ بالکل ایسی ہی حرکات ہیں جس طرح بچہ اسکول جانے سے انکار کرتا ہے۔ اور باپ اسکو پکڑ کر اسکول میں لیجاتا ہے۔ کہیں وہ کاٹتا ہے اور کہیں وہ لاتیں مارتا ہے۔ کہیں کپڑے پھاڑتا ہے یہی حالت حکومت کابل کی ہے۔ وہ لاتیں مارتی۔ اور کہیں کاٹتی ہے۔ مگر وہ اخلاقی سکول جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کھولا گیا۔ اس میں اسکو ضرور داخل ہونا پڑیگا جس طرح باپ بچے کو اسکی لاتیں چلانے اور کاٹنے کی وجہ سے اسکو اسکول لیجانے سے باز نہیں رہتے۔ اسی طرح انکو بھی اس اخلاقی اسکول میں داخل ہونے کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو گا یا ان کی مثال اس جانور کی ہے۔ کہ جو دولتیاں چلاتا اور بسا اوقات لوگوں کو زخمی بھی کر دیتا ہے۔ لیکن کونسا جانور ہے۔ جس نے آخر کار کان نیچے نہ ڈالدیئے ہوں۔ اور پھر ادھر سے ادھر بیگے نہ کھینچتے پھرتے ہوں۔ یا گورنمنٹ افغان کی مثال اس نئے بیل کی ہے۔ جو گردن پر جوا رکھنے سے پہلو تہی کرتا اور دولتیاں چلاتا ہے۔ مگر آخر اس کو جوئے کے نیچے گردن رکھنی پڑتی ہے۔ پہلے بھی آخر جوتے ہی گئے۔ اور یہ بھی آخر جوتے ہی جائینگے۔ اور خدا کا کام ان کو بھی کرنا ہی پڑیگا مگر مجھے جو خیال آتا ہے۔ وہ یہ آتا ہے کہ انکی ان بدبختیوں اور وحشیانہ حرکات اور بے وقوفیوں کا نتیجہ ان کے حق میں کیسا ہو گا۔

کابل کیلئے رحم و ہدایت کی دعا

مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا۔ اور دعا کی۔ کہ الٰہی تو ان پر رحم کر۔ اور انکو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول۔ تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے اسلامی اخلاق کو سیکھیں۔ اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آجائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا۔ کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔

گذشتہ تاریخ اور قرآن مجید شاہد ہے کہ صداقت کا غلبہ ہوتا ہے

امیر اور اسکے ارد گرد بیٹھنے والے گذشتہ تاریخ تو جانتے ہونگے اور تاریخی حالات انہوں نے پڑھے ہونگے۔ اور اگر اس سے بے خبر ہیں۔ تو کم از کم مسلمان کہلانے کی حیثیت سے وہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے۔ اور ان حالات کو بھی پڑھتے ہونگے کہ ظالموں نے اپنے ظلموں سے صادقوں اور راستبازوں کو ذلیل کرنا چاہا۔ اور صداقت اور راستی کے مٹانے کے لئے سر سے پاؤں تک زور مارا۔ مگر آخر کار مٹانے جانیوالے وہی ہوئے۔ جو کہ ظالم تھے۔ انہوں نے اس قرآن میں پڑھا ہو گا کہ ظالموں نے راستبازوں کی جماعتوں کو حقیر اور کمزور سمجھا اور اپنی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ان کو ہر طرح دکھ دینے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے انکو یہی جواب دیا۔ کہ تم کیا طاقت رکھتے ہو۔ تم سے پہلے تم سے زیادہ طاقتیں رکھنے والی قومیں گذری ہیں۔ جنہوں نے خدا کے راستبازوں کو نابود کرنا چاہا۔ اور جو صداقت وہ لائے۔ اسکو دنیا سے مٹانا چاہا تمہاری طاقت ان کی طاقت کے دسویں حصے کے برابر بھی نہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ راستبازوں کا وجود دنیا سے مٹا نہ سکے۔ اور صداقت دنیا میں پھیل کر رہی۔

ہم اپنے ایمان و اخلاق کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرینگے

پس کوئی حکومت اپنی طاقت کے متعلق بے خوف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حکومتیں ترقی بھی کرتی ہیں۔ اور گرتی بھی ہیں۔ اور نہ کوئی بادشاہ تغیرات زمانہ سے مطمئن ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ افغان کا یہ فعل محض ہماری شرافت کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ہم مذہب کی حکومت کی وجہ

ان کے مقابلہ میں اخلاق کو انکی طرح وحشیانہ رنگ میں استعمال نہیں کرتے ورنہ جسطرح وہ ظلم کر رہے ہیں کیا ہماری جماعت ظالم کے ظلم سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی بیشک وہ ہم سے زیادہ ہیں اور ہم انکے مقابلہ میں کمزور ہیں مگر باطنیوں کی بھی کوئی بڑی جماعت نہیں تھی جب اخلاق کو مذہب کی قید سے انھوں نے آزاد کر دیا تو بڑی بڑی حکومتیں اور بادشاہ بھی ان سے کانپتے تھے جسکو وہ اپنے مخالف پاتے تھے اسکو مخفی قتل کر دیتے تھے مذہب کی جو حکومت اخلاق پر ہوتی ہے نہ کوئی بادشاہ کر سکتا ہے نہ کوئی گورنمنٹ جب انسان مذہب اور اخلاق سے دور جا پڑتا ہے تو نہ کسی بادشاہ کا اسکو ڈر رہتا ہے اور نہ کسی حکومت کا اسکے دل میں کوئی خوف ہوتا ہے کم سے کم ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے امیر صاحب جو اس قسم کے مظالم ہماری جماعت پر کرتا ہے تو اسکو یہ خیال نہ آتا ہوگا کہ اگر یہ لوگ بھی مذہب کی اخلاقی قید سے آزادی اختیار کریں تو وہ اسکے مظالم کو روک سکتے ہیں لیکن وہ تو اخلاق سے کام نہیں لیتا لیکن انکے اخلاق مذہب کی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور یہ کوئی خلاف انسانیت کام نہیں کرتے۔

میں کابل کے خلاف اپنے دل میں غیظ و غضب نہیں پاتا

میں انکی اس حرکت پر جو انہوں نے ہمارے دو اور بھائیوں کو سنگسار کر دینے کی کی ہے اپنے دل میں کوئی غیظ اور غضب نہیں پاتا بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں خدا کے قول اور اخلاق کے خلاف ہم سے اور ہماری نسلوں سے ایسی حرکت سرزد نہ ہو۔

میں کابل کے مستقبل سے فکرمند ہوں

مجھے اس بات کا اتنا رنج نہیں کہ گورنمنٹ کابل نے ہمارے بھائیوں کو شہید کر دیا ہے اور نہ اسکی اتنی فکر ہے جو بات کہ مجھے فکر پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ زمانہ نہیں رہے گا امیر بھی مٹ جائیگا اور اسکے معاون اور مددگار بھی نہیں رہینگے لیکن جس عقیدہ کی بناء پر انھوں نے یہ ظلم کئے وہ عقیدہ دنیا میں رہیگا اور اس عقیدہ والے بھی دنیا میں رہیں گے کیونکہ غیر احمدیوں کی بھی یہودیوں کی طرح قلیل تعداد دنیا میں قائم رہیگی اُسوقت کا خیال کر کے مجھے امیر اور انکی نسلوں پر رحم آتا ہے جو امیر اور اسکے ساتھیوں کی اس عقیدہ میں وارث ہونگی کیونکہ یہ تو دنیا سے مٹ جائیں گے لیکن انکا یہ فعل دنیا میں محفوظ رہیگا اور اسکا جو وبال انکو بھگتنا پڑے گا وہ سخت خطرناک ہوگا حضرت عیسیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرنیوالے یہودی تو دنیا سے مٹ گئے لیکن انکا وہ فعل دنیا میں محفوظ ہے آج جہاں کہیں بھی یہودی پائے جاتے ہیں عیسائی جو کچھ انکے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور جس ذلت کی زندگی یہودی بسر کر رہے ہیں دنیا دیکھ رہی ہے مجھے اس بات کا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ افغانستان نے ہمارے آدمیوں کو سنگسار کر دیا مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ ہماری نسلیں جب تاریخ میں انکے ان مظالم کو پڑھیں گی اسوقت انکا جوش اور انکا غضب عیسائیوں کی طرح انکو کہیں اخلاق سے نہ پھیر دے کیونکہ جسوقت انکو طاقت اور حکومت حاصل ہوگی ایک طرف وہ انکی ظالمانہ اور وحشیانہ حرکات کو پڑھیں گے اور دوسری طرف یہ دیکھیں گے کہ وہ لوگ جنھوں نے انکے بزرگوں پر ایسے ایسے ظلم اور ستم روا رکھے محض اس گھمنڈ میں کہ ہماری طاقت زبردست ہے اور یہ کمزور ہیں ہم حاکم ہیں اور یہ محکوم ہیں اسلئے ہم جو چاہیں انکے ساتھ سلوک کریں کہیں وہ بھی یہ نہ کہدیں کہ چلو آج ہم بھی انپر حاکم ہیں اور یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہم بھی جو چاہیں انکے ساتھ سلوک کریں اسلئے ان تجربات اور واقعات کی بنا پر اس تقریر کے ذریعہ میں آیندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جبکہ انسان برسرحکومت ہو اسلئے میں آنیوالی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ انکو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کریگا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جسطرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھائیں کہ ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں +

جادہ متصل جہلم میں غیر احمدی علماؤنکا اجتماع

موضع جادہ متصل جہلم میں صرف چار احمدی ہیں انکو مرتد کرنیکی غرض سے غیر احمدی علماء کا موضع مذکور میں جلسہ ہوا۔ مقامی احمدیوں اور غیر احمدیوں نے باہم فیصلہ کیا کہ مناظرہ کے ذریعہ تحقیق حق ہو چنانچہ شرائط کے تصفیہ کی غرض سے چند احباب وہاں گئے غیر احمدی علماء کا نمایندہ مولوی محمد مسعود شرائط مناظرہ کو سنکر بہت گھبرایا اسنے ہرچند یہ کوشش کی کہ نہ مناظرہ ہو اور نہ اسکا انکار مگر مقامی غیر احمدیوں نے اسے مناظرہ کرنے پر مجبور کیا اور یہ قرار پایا کہ ایک سے تا پانچ بجے بعد دوپہر ۳۱ جنوری یا بصورت احمدی مناظر کے بروقت نہ پہنچنے کے یکم فروری کو حیات مسیح و صداقت مسیح موعود پر مناظرہ ہو۔ مضامین و وقت مناظرہ کی تعیین اور علامہ مولوی جلال الدین صاحب شمس احمدی مبلغ کی آمد آمد نے غیر احمدی علماء میں ایک سنسنی پیدا کر دی اور اگلے روز ٹھیک نو بجے ہم احمدی معہ مولانا شمس جلسہ گاہ میں حاضر ہو گئے۔ مگر غیر احمدیوں کا کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا انکے علماء مناظرہ کے تلخ پیالہ کو ٹالنا چاہتے تھے اسلئے اپنی مقرر کردہ وقت پر بھی گاؤں سے نکل کر جلسہ گاہ میں نہ آئے حتیٰ کہ ایک گھنٹہ وقت مقررہ کے بعد آئے آتے ہی انھوں نے اعلان کیا کہ ہمارا ایک مناظر نصف گھنٹہ حیات مسیح پر تقریر کریگا اور اسکے بعد دس دس منٹ سوال و جواب ہونگے اور آخری وقت غیر احمدی مناظر کا ہوگا۔ مولوی جلال الدین صاحب نے انکو شرائط مناظرہ طے کرنیکی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپکا رویہ ہر طرح خلاف شرائط ہے اول تو آپ وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں نہیں آئے دوم خلاف شرائط بعد دوپہر کے بجائے قبل دوپہر مناظرہ کے لئے بلایا ہے سوم بلاتے تو مناظرہ کیلئے ہو مگر اعلان میں اپنی نصف گھنٹہ کی تقریر اور اسکے بعد سوال و جواب کا ذکر کرتے ہو یہ کونسا طریق مناظرہ ہے۔ چہارم پہلے زبانی طے کردہ شرائط میں چار گھنٹہ وقت مناظرہ رکھا گیا مگر پھر اسکے خلاف آپنے تحریر میں تین گھنٹہ مقرر کئے اور اب اصل طریق مناظرہ سے بھی انحراف ہے۔ خیر مناظرہ شروع ہوا اور غیر احمدیوں کے مناظر مولوی محمد حسین صاحب کولو تارڑوی نے حیات مسیح پر نصف گھنٹہ تقریر کی اور حیات مسیح کو ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی۔ اسکے بعد مولانا شمس نے نہایت قابلیت سے غیر احمدی مناظر کے پیش کردہ دلائل کو رد کیا اور پوری وضاحت سے وفات مسیح کو قرآن مجید احادیث و عقل و نقل سے ثابت کیا۔ آپکا طرز بیان نہایت پسندیدہ تھا اور خدا کی نصرت ایسی آپکے شامل حال تھی کہ حاضرین ان دلائل کے سننے میں ایسے محو تھے کہ ان پر سکتہ کا عالم طاری تھا۔ شمس صاحب نے رفع کے اصل معنے ثابت کر دینے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب سے مطالبہ کیا کہ اس آیۃ کے سوا کوئی اور ایسی مثال پیش کرو جسمیں لفظ رفع ہو اور خدا فاعل ہو اور کوئی ذی روح مفعول ہو تو اسکے معنے رفع جسمانی کے ہوں اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب اسوقت کوئی مثال پیش کر دیں تو میں اسی وقت مولویصاحب کو ایکسو روپیہ انعام دونگا۔ مگر وہ آخر تک اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکے اسکا سامعین پر گہرا اثر ہوا پھر غیر احمدی مناظر نے بھی چیلنج دیا اور بڑی زور سے انجیل کی ایسی آیۃ کے حوالہ کا مطالبہ کیا جسمیں کاٹھ کا لفظ ہو۔ اسکے جواب میں حضرت شمس نے چیلنج منظور کیا اور انجیل کی کاٹھ والی آیت پڑھکر حوالہ نوٹ کرایا اور روپیہ میز پر رکھنے کا اصرار کیا گیا مگر غیر احمدی مناظر نے شرمندگی سے خاموشی اختیار کی اور یہی غنیمت سمجھا کہ کسی طرح مناظرہ سے جان چھوٹے۔ مناظرہ کو جاری رکھنے کا پبلک کی طرف سے اصرار کیا گیا مگر باوجود پبلک کی بیحد خواہش کے اسکو منظور نہ کیا گیا۔ مناظرہ کا اثر اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے فضل سے اسی روز تین کس جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۳ فروری کو بمقام نواں گراں متصل جادہ ایک حافظ نابینا ساکن جادہ نے حضرت شمس کے پاس حضرت مسیح موعود کے بعض نشانات پورے ہونیکا ذکر کیا اسپر مولانا شمس نے اس سے کہا کہ ان نشانات کو تسلیم کرنیکے باوجود تم بیعت سے کیوں محروم ہو تو اسنے فوراً کہا کہ بیعت لے لیں اور کاغذ پر انگوٹھا لگا دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ایک غیر احمدی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔ اگلے دن جہلم میں غیر احمدیوں کی مسجد میں جلسہ کر کے مولوی محمد حسین کولو تارڑوی کی تقریر کیوقت اس حافظ کو پیش کر کے توبہ کرائی گئی۔ یہ کام ان یہودیوں کی طرح تھا جو آنحضرت صلعم کے وقت اپنے آدمیوں میں سے ایک کو صبح کے وقت ایمان لانیکے لئے بھیجا کرتے تھے اور رات کو اس سے توبہ کرایا کرتے تھے تا کہ انکے ایسا کرنے سے اور لوگ بھی مرتد ہو جائیں۔ آخر میں جماعت احمدیہ جہلم چودھری محمد اعظم صاحب سب انسپکٹر پولیس کی نہایت شکرگزار ہے باوجودیکہ وہ غیر احمدی تھے مگر تاہم انہوں نے نہایت ہی خوبی سے بغیر کسی کی رعایت کے نہایت ہی اعلیٰ انتظام کیا۔ پولیس کو ضرورت ہے کہ [illegible]

عطائے تو بہ لقائے تو

پریزیڈنٹ انجمن بہائیہ کے نام مکتوب

جناب ناظر صاحب امور عامہ سے ہمیں مندرجہ ذیل چٹھی (جو انہوں نے آج کی ڈاک میں شیخ حشمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن بہائیہ آگرہ کے نام بھیجی ہے) بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے - ہم نے جہاں تک بہائی لٹریچر و تاریخ اور ان لوگوں کے عادات و اطوار کا مطالعہ کیا ہے - غالب گمان ہمارا یہی ہے - کہ یہ کتابیں ایک کمسن کو قابو کر کے اس کے ہاتھ بھجوانا اپنی مخصوص اغراض پوری کرنے کیلئے ہی ہے - جن کی بہاء ازم سے توقع ہو سکتی ہے - بہر حال احمدیت ہر موقعہ پر اپنے اخلاق فاضلہ کے اظہار کیلئے مستعد ہے - (ایڈیٹر)

بخدمت جناب شیخ حشمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن بہائیہ - آگرہ -

آج صبح دس بجے ایک کمسن کے پاس جو بتاتا ہے کہ میں دہلی - آگرہ سے سیر کرتا ہوا آ رہا ہوں - اور جسے مشتبہ سمجھ کر رخصت کر دیا - مندرجہ ذیل کتابیں دیکھی گئیں -

(۱) کتاب الفرائد مجلد مطبوعہ

(۲) ایک کتاب قلمی ابو الفضائل مصری کی ۵۶ صفحے

(۳) دیوان اشعار طراز العرفان قلمی خوشخط ۱۳۹ ر

(۴) ایک اور دیوان قلمی جس کا نام نہیں لکھا -

یہ کتابیں خواہ اسکے ذریعہ سے اعتقاد پیدا کر سکے ہمیں کسی فریب میں لانے کیلئے بہائیوں کیطرف سے بھیجی گئی ہیں - اور خواہ وہ لڑکا اپنی خورد سالی کیوجہ سے خود کسی جگہ سے اٹھا لایا ہے بہر حال یہ سمجھ کر کہ وہ دہلی اور آگرہ سے آنا بیان کرتا ہے اور یہ کتابیں بہاء ازم کے متعلق معلوم ہوتی ہیں - آپ کو انجمن بہائیہ کا پریذیڈنٹ ہونیکی وجہ سے آج ہی کی ڈاک میں بذریعہ رجسٹری پیکٹ بھیجی جاتی ہیں - اگر آپ کی ہوں تو آپ رکھ لیں ورنہ جسکی ثابت ہوں اور اسے پہنچا دینا آپ کیلئے ممکن ہو تو آپ ہی پہنچا دیں - ہم نے ان کتابوں کو نہ مطالعہ کیا ہے نہ اپنے قبضے میں ان کا رکھنا ایک دن کیلئے بھی جائز سمجھا ہے خدا کے فضل سے ہم لوگ ایسے نہیں ہیں - کہ کسی ایسی چیز سے فائدہ اٹھائیں جو ہمارے پاس جائز اور مناسب طریق سے نہ آئی ہو - اگر کسی بہائی کیطرف سے یہ کتابیں ہمیں کسی فریب میں لانے کیلئے بھیجی گئی ہوں تو اسے متنبہ کر دینا چاہیئے کہ تبلیغ اور افادہ تو جائز رنگ میں بھی ہو سکتا ہے - اسکے لئے ایسا طریق اختیار کرنا مناسب نہیں - اور اگر وہ اپنے اس بچے لڑکے کو ہمارے کتب خانہ کی کسی کتاب کے نکلوانے کا پیشہ بھی سکھانا چاہتا ہو تو اسے اس حرکت سے بھی اپنے آئندہ کو بچانا چاہیئے - ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۵ء

: ناظر امور عامہ - قادیان -

اشتہار

بہت جلدی تصدیق کی ضرورت ہے

ہم نے محض از راہ ہمدردی بنی نوع انسان بڑی محنت اور جانفشانی سے ایک بے نظیر دوائی "تریاق طاعون" علم سائنس کے طریق سے تیار کی ہے - پھر اسکا صحیح نسخہ معہ ترکیب اور کچھ تیار شدہ دوائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور بھیج بھی دی جس پر حضور والا نے ارشاد فرمایا - کہ "آپ بیس پچاس مریضوں پر جو یقیناً طاعون کے ہوں - اسکا تجربہ کریں - اگر مفید دیکھیں تو بیشک اس کا اشتہار دے دیں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے" -

حسب الارشاد حضور - ہمکو تصدیق کی ضرورت ہے - لہٰذا ہم ڈاکٹر صاحبان و حکماء کی خدمت میں عرض کرتے ہیں - کہ دوائی مذکور معہ نسخہ ہم سے منگا کر اسکا تجربہ طاعونی مریضوں پر کریں - اگر مفید ثابت ہو تو تصدیقی سارٹیفکیٹ ارسال فرما دیں - تاکہ ہم اپنے اشتہار کیساتھ ان کی تصدیق بھی شائع کر دیں ہماری غرض پبلک کو فائدہ پہنچانا ہے -

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات (پنجاب)

تریاق چشم (رجسٹرڈ)

کی تازہ تصدیق

ایک ہندو ڈاکٹر صاحب کی قلم سے

جناب حکیم صاحب! تسلیم - آدھ آدھ تولہ سرمہ تریاق چشم دو شیشیوں میں بذریعہ وی پی پارسل مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں میں نے آپکا ایجاد کردہ تریاق چشم اپنی آنکھوں کیلئے بہت مفید پایا - اسکے صحت بخش نتیجہ کو دیکھکر دو اور آدمیوں کیلئے یہ سرمہ منگوایا گیا ہے - ڈاکٹر بدری پرشاد جمعدار - آئی ایم ڈی - انڈین سٹیشن ہسپتال چھاؤنی فیروزپور -

پتہ یہ ہے :- پاس ڈاکٹر عبدالکریم صاحب جمعدار آئی - ایم - ڈی انڈین سٹیشن ہسپتال چھاؤنی فیروزپور -

قیمت تریاق چشم (رجسٹرڈ) فی تولہ پانچ روپے (ﺻﮧ)

علاوہ محصول ڈاک - موازی ۸ ر بذمہ خریدار

المشتہر

خاکسار: مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ صاحب - گجرات (پنجاب)

اشتہار

از عدالت ڈھلواں - باجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب عبد الحی بہادر - واقعہ ۲۹ ر ماگھ سنہ ۸۱

وزیر سنگھ ولد چوہڑ سنگھ گڑیانہ حال وارد ڈہڑیاں ضلع ہوشیارپور — مدعی

بنام

گنڈا - جھنڈا و بہادر پسران سندر سنگھ ذات نجار ان سکنہ ٹانڈی وارثان بشن سنگھ ولد عطر سنگھ ترکھان سکنہ ٹانڈی - مدعا علیہم

دعویٰ وصولی اراضی معہ گھماؤں

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہم لاپتہ ہیں اسلئے ان کی نسبت اخبار الفضل میں شائع کرایا جانا ضرور ہے - کہ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیروی نہ کریں - تو ان کے خلاف کاروائی ضابطہ عمل میں آویگی تاریخ پیشی ۱۵ ر پھاگن سنہ ۱۹۸۲ ہے -

دستخط حاکم -

رشتہ درکار ہے

ایک سید کیلئے - عمر ۳۵ سالہ - مالک اراضی - آمدنی دوکان اوسطاً ستر روپیہ ماہوار - پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے - اور کوئی اولاد نہیں کسی شریف قوم کی ہو - کنواری یا بیوہ - خط و کتابت بنام چوہدری غلام محمد سکرٹری صدر انجمن احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات -

خاکسار - غلام محمد سکرٹری صدر انجمن احمدیہ شیخوپور ضلع گجرات -

---

مشہور اور مفید کتابیں

قاعدہ یسرنا القرآن ۵ ر آئینہ حق نما ۱۳ ر الحق دہلی ۶ ر لدھیانہ ۳ ر حقیقی نماز ۲ ر خلافت راشدہ ۲ ر براہین پر ریویو ۸ ر کلید قرآن ۸ ر درثمین مجلد ۱۰ ر اسلامی فلاسفی مجلد ۱۲ ر سیرت المہدی مجلد ۸ ر سورۃ نور ۸ ر کلام محمود مکمل مجلد ۱۲ ر درثمین عربی مجلد مترجم ۸ ر مباحثہ میانی ۲ ر اور نمبر ۶، ۷ جلد ۱۲ دیکھو -

تصنیف شاپ قادیان

ایک چاہی قطعہ زمین فروخت ہوتا ہے

جو احمد آباد (المعروف نواں پنڈ قریب کوٹھی حضرت نواب صاحب قادیان) کی حدود جنوب غربی میں واقع ہے - اور کنواں قریب ہے - کنوئیں کے جمیع حقوق میں حسب مقدار رقبہ حصہ ہے - رقبہ ۴ کنال ۱۲ مرلے ہے - زمین چوکونی مستقیم الاضلاع ہے قیمت سالم قطعہ بالمقطع پانسو روپیہ مقرر شدہ ہے - جو فی مرلہ ۵ ر ہوتی ہے -

خاکسار محمد اسماعیل احمدی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا